

حکیم محمد عمران مغل بی اے
فاضل عربی، فاضل الطب، المباحث
مستند درجہ اولیٰ طبیہ کالج لاہور

خارش اور فساد خون

خارش اور فساد خون سے پیدا ہونے والے دیگر امراض عموماً موسم گرم ماہ سے تعلق رکھتے تھے مگر خارش نے ہمارے پورے معاشرہ میں پھیل چکا رکھی ہے موسم گرم ماہ میں خون کی حدت بڑھ جایا کرتی تھی لیکن گزشتہ کئی سالوں سے ہر بدلتے موسم کے ساتھ خارش کا بھی بادل نخواستہ استقبال کرنا پڑتا ہے جیرانگی کی بات یہ ہے کہ بظاہر تندرست انسان آپ کے سامنے کھڑا ہے مگر ہاتھوں کی حرکات کچھ اس طرح سے کمر رہا ہے کہ رقص کا گمان ہونے لگتا ہے مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ہر چوتھا فرد خارش کھجلی میں مبتلا ہے فساد خون کے جتنے بھی امراض ہیں ان کے پھیلاؤ میں ہماری خوراک بوجھ و باش کو بہت زیادہ دخل ہے انسانی زندگی کا دار و مدار تازہ ہوا اور خوراک سے حاصل کیے ہوئے خون سے ہے اگر خون کے اجزاء میں گڑ بڑ یا کمی بیشی ہو جائے تو جسم انسانی سینکڑوں بیماریوں کا مجموعہ بن جاتا ہے آج ہماری زندگی سرتاپا مغربی تہذیب میں رنگی ہوئی ہے شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا۔

ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالین ایرانی

لہو مجھ کو رلائی ہے جوانوں کی تن آسانی

مغربی تہذیب نے ہمارے گھروں میں جہنم کی آگ جلا رکھی ہے۔ لیکن ہمیں اس کا ادراک نہیں ہے یہ تفصیل ہے جسے اکثریت مانتی اور جانتی ہے اس لیے عرض کروں گا تو بات حقیقت سے افسانے کا روپ دہار لے گی یوں بھی مغربی انگوٹھی میں مشرقی نگینہ شاید ہی کوئی پسند کرے تاہم بیماری کی وجوہات میں سے ایک نکتہ یا وجہ عرض کرنا ہوں جب ہم نے مغربی تہذیب اپنائی تھی تو اس وقت کے صوفیوں میں لوہے کے سپنگ ناریل کے سنہرے بال جڑے ہوتے ہوتے تھے جنہیں تانبے پیتل کی کیلوں سے مزین کیا جاتا تھا یہ تینوں اشیاء خون کی صفائی کرنے کی طاقت کے لیے از حد مفید تھیں ہماری مشرقی تہذیب نے ہمیں پٹ سن اور ٹاٹ یا روئی کی درمی سے آشنا کیا جس میں یہی مصلحت تھی مگر آج ناریل اور پٹ سن یا روئی کا انمول خزانہ ہم

سے لوٹ کر ہمیں زبردستی ربڑناٹون پلاسٹک بریان جیسے مصنوعی ریشوں سے بانڈ دیا گیا ان مصنوعات کا استعمال بہت زیادہ پھیل کر ہماری زندگی کو گھیرے میں لے چکا ہے مشینری میں اس کا استعمال تو سونے برابر مگر لباس بودو باش اور برتنوں جو تولوں کی صورت میں یہ سونے کی چھری ہمیں جگہ جگہ سے کاٹ رہی ہے ہماری روزمرہ زندگی میں یہ بھرے پھول حقیقت میں کانٹے ہیں جن کے چھنے کی تکلیف ایک عرصہ کے بعد محسوس ہوتی ہے گزشتہ دو دو ہائیوں سے یہ کانٹے ہمارے جسموں میں لباس بستر ٹوپی چپل برتن کی صورت میں چھتے رہے جنکا احساس اب ہونے لگا ہے آج ہماری زندگی کے ہر موڑ پر یہ صنعت خوبصورت انداز میں اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ دکھائی دے رہی ہے اس مصنوعی ریشہ کے لباس نے خارش کھلی آتشک سوزاک جیسے تہیج امراض کو دو قدم بڑھا کر خون کے جوش اور حدت کو چار قدم بڑھا دیا ہے آپ عقل سلیم رکھتے ہیں تو غور فرمائیں کئی لائیج مسائل خود بخود حل ہوتے جائیں گے انشاء اللہ۔ زیادہ ہی عرض کر سکتا ہوں

کئی عنوان تو ایسے ہیں کہ تڑپا دیں گے
ختم ہونے تک کون سے کامیرے افسانے کو

بعض حضرات کو فساد خون یا خارش ان کی گندی جلد سے ہوتی ہے بعض کو خون کی خرابی سے بعض کو موسم کے بدلنے سے یہ بیماری ستاتی ہے مگر جلد کی الرجی کا باعث یہی مصنوعی ریشہ ہے اس سے کنارہ کشی کر کے کھدر مل لٹھا وغیرہ استعمال کریں صبح وشام تازہ ہوا میں چہل قدمی اور غسل مناسب پانی سے کریں کہ بدن کے مسام کھل کر پسینہ کے ذریعہ خون کے نہریلیے ذرات خارج ہوں پانی بکثرت پیا کریں کہ پیشاب کے ساتھ نہریلیا مادہ خارج ہو دائمی قبض کے لیے اطریفل زمانی رات کو استعمال کیا کریں۔ زیادہ ذہنی کام، شب بیداری سے قطعی بچیں چلنے کے جام کے جام نہ لٹھائیں تمباکو نوشی شہ بازی اس مرض کے لیے نہ ہر قاتل ہے فساد خون یا خارش کے پھیلاؤ میں گوشت فوری کردار ادا کرتا ہے خصوصاً مرغ اور بڑے جانوروں کا گوشت آج کل ولایتی مرغ کو ایسی غذا کھلائی جاتی ہے جو اس کے بال و پور نوچ کر اس کی چھڑی تک ادھیڑ دیتی ہے محض ہلکا جلتا گوشت کا بدبودار لوتھڑا رہ جاتا ہے۔ معدے میں جا کر یہ کیا گل کھلاتا ہے عرض کروں گا تو شکایت ہوگی بہر حال گوشت بالکل ترک کر دیں تنگ و تاریک جگہ میں نہ رہیں بغیر ضروری کپڑے اتار دیں یاد رکھیں گوشت خوری سے طحال بگڑ کر خارش کے عمل کو تیز کر دیتی ہے اگلے وقتوں کے لوگ باوجود صحت مند ہونے کے سال میں دو مرتبہ جلاب آور

ادویہ لیتے تھے یا نازک مزاج حضرات گلقد ہر کام ربہ بلاناغہ کھاتے تھے برسات کے دنوں میں نیم کے پتے رگڑ کر پیتے تھے جو نکلیں لگوانا دودھ کھلوان وغیرہ وغیرہ ان کے مشاغل تھے آپ بھی خواہش کے منہ زور گھوڑے کو انہی شاہراہوں پہ چلائیں گے تو زندگی کی گاڑی تا زلیست بغیر دوا کے چلتی رہے گی۔ پکی پکائی میدہ کی ڈبل روٹی کی جگہ تو سے کی سنگل روٹی بغیر چھنے آٹے کی کھائیں کئی کئی ہفتوں کا پیک شدہ پھر بھی تازہ دودھ نہ استعمال کریں۔ حلوائی یا بیکری کی تمام اشیاء بھی کاغذی سفینے ہیں جو بیماری کے گہرے سمندر میں پہنچا دیتے ہیں مگر آپ کو پتہ تک نہیں چلتا پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب وائس صاحب کی گھن گرج میں بنیادی کردار روزمرہ کے کھانوں میں دالوں کا ہی ہے سنا گیا ہے کہ وائس صاحب کا من بھانا کھا جا دالیں ہیں خصوصاً مونگ کی دال تو گوشت کا درجہ اول نعم البدل ہے آپ بھی مرغ مسلم کھانا چھوڑ دیں وگرنہ یہ بات مسلم ہے کہ خون کا سرطان بلڈ پریشر امراض گردہ چنبل دھدر خونی بادی بواہیر داد پتی اچھلنا چھان گرمی دانے، گج ہا سے چھیب چھایاں کیل مسے وغیرہ اس کبمل کی طرح آپ کا پچھانہ چھوڑیں گے جسے آپ تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر وہ نہیں چھوڑتا۔

علاج

حکما ر سلف نے خونی امراض کے لیے چوب چینی عشبہ کو اپنے ہزاروں تجربات کے بعد صفحہ اول میں شمار کیا ہے اس سے ناسوز تک کا فور ہو جاتا ہے یہ مرکب ہمارے ملک میں تمام بڑے دوا خانے تیار کرتے ہیں آپ ذرا آزمائش کر کے دکھیں خود دبا نا چاہیں تو مجرب نسخے پیش خدمت ہیں ہر نسخہ تیر بہد ف ہے۔

(۱) ایک تولہ تیزاب گندھک میں نو تولے ناریل کا تیل ملا لیں سیاہ رنگ محلول تیار ہے متاثر جگہ پرنیل کی طرح ملیں کچھ دیر لگے گا پھر ٹھیک چار گھنٹہ بعد بغیر کسی صابن کے غسل کریں معمولی خارش تو انشاء اللہ ایک دفعہ کے استعمال ختم مگر یاد رکھیں کہ صابن استعمال کیا تو نقصان ہو گا بار بار غسل کر سکتے ہیں مگر تیسرے دن صابن استعمال کریں۔

(۲) ہر کھانے کے بعد ایک چٹکی تارا میرا کھالیں تمام عمر خونی امراض سے اللہ تعالیٰ بچائے گا اب بھی اس کے تیل کے پراٹھے کھانے والے پر ہمارے زندگی گزار رہے ہیں۔

(۳) نیم کے پھول اور کچور برا بروزن باریک کر کے کپڑا چھان کر لیں ایک سے پانچ

سال کے بچوں تک ایک چاول دن میں تین بار دودھ سے دیں بالغ حضرات کو ایک سے تین رتی تک دن میں تین دفعہ دودھ سے دیں۔

(۴) سدر دکنی صافی، اجمل کی مصفیٰ، قرغی کی مصفین بھی بے خطا تیر ہیں، ماش کی دال چاول اروی، بیکن، آلو گوبھی، تیل کی اشیاء اور تمام کھٹی اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ جو اب طلب امور کے لیے پتہ لکھا جو ابی خط سے یاد فرمائیں۔

ایک اہم تجویز

دینی مدارس طب مشرق کی تعلیم کا اہتمام کریں

اور

وزارت صحت انہیں اسکے مواقع فراہم کرے

ایلوپیتھک طریق علاج کے منفی اثرات نے دنیا کو ایک بار پھر طب مشرق کی طرف متوجہ کر دیا ہے جڑی بوٹیوں پر تحقیقات ہو رہی ہیں اور ہزاروں سال پرانا نظریہ علاج از سر نو زندہ ہو رہا ہے۔

طب مشرق کا بیشتر علمی ذخیرہ عربی اور فارسی میں ہے جس سے کالجوں کے طلبہ کی نسبت دینی مدارس کے طلبہ زیادہ آسانی کے ساتھ استفادہ کر سکتے ہیں اس لیے ہماری تجویز یہ ہے کہ دینی مدارس میں طب مشرق کا شعبہ قائم کیا جائے جس کے تحت طب کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے اور وزارت صحت ایسے دینی مدارس کے طلبہ کو طب کے امتحانات میں براہ راست شرکت کی اجازت دے جہاں وزارت صحت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق طب کی تعلیم کا اہتمام موجود ہو۔

پرانے دور میں ہمارے علماء دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ طب، خوش نویسی جلد سازی یا اس قسم کا کوئی فن ضرور سیکھتے تھے جو ان کا ذریعہ روزگار ہوتا تھا اور دینی خدمات کی انجام دہی میں وہ اہل دنیا سے بے نیاز رہتے تھے۔ اگر اب بھی ایسی کوئی صورت نکل آئے تو علماء کی دینی خدمات کی افادیت اور تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔

(حکیم محمد عمران مغل)